اہم فتویٰ

تصنیف

فقیہ العصر بقیۃ السلف حضرت علامہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمد پورہ شریف فیصل آباد

tablighulislam

PyaareNabiKiBaatain

استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے کتاب لکھی ہے "تقویۃ الایمان" اور اس میں لکھا ہے:

"جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" نیز لکھا "کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا"

لہٰذا دلائل شرعیہ سے بیان کیا جائے کہ رسول اللہ ﷺ کو خدا تعالیٰ نے کوئی اختیار دیا ہے یا نہیں تا کہ عام مسلمان گمراہی سے اور بے ادبی سے بچ جائیں۔

فقط سائل

حافظ راشد علی

چک نمبر 113 گ،ب

تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد

الجواب

بسم الله الرحمن الرحیم .نحمده ونصلی ونسلم علے حبیبہ رحمة للعالمین وعلے آله واصحابه اجمعین .

امابعد!

یہ قول کہ ''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں'' یہ تو رب تعالیٰ کے سچے کلام قرآن مجید کو جھوٹا کہنے کے مترادف ہے۔

اختیار ۱

جب نبی اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے گرداگرد خندق کھودنے کا حکم دیا تو کچھ کلمہ گو مسلمان حیلے بہانے بنا کر اللہ تعالیٰ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے اپنے گھروں کو جانے کی اجازتیں مانگنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فاذن لمن شئت منهم . (قرآن مجید سورہ نور)

یعنی اے پیارے حبیب !ان لوگوں میں سے جس کو تو چاہے

اجازت دے ان کو اجازت دینے کا اختیار پیارے حبیب تجھے دیا گیا ہے یوں نہیں فرمایا کہ اجازت دینے کا اختیار تو مجھے ہے اور وحی آنے میں کونسی دیر لگتی ہے۔ لہٰذا جو بھی اجازت مانگے مجھ سے پوچھ لیا کرو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اجازت دینے کا اختیار اپنے حبیب رحمۃ للعالمین ﷺ کو دے دیا ہے۔ فاذن لمن شئت منهم ۔ اور صاحب تقویۃ الایمان لکھتے ہیں کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں ہے۔

لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم .

میں کہتا ہوں کہ اگر صاحب تقویۃ الایمان کو قرآن پاک کے ساتھ کچھ بھی تعلق ہوتا تو وہ کبھی بھی یہ نہ لکھتا کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہدایت عطا کرے۔

اے میرے مسلمان بھائی تیری آنکھیں کھلی ہیں یا نہیں، اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے واضح طور پر فرمادیا اے حبیب تو جس کو چاہے اجازت دے۔

اور اختیار کس کو کہتے ہیں لیکن اگر چمگادڑ کو سورج نظر نہ آئے تو قصور کس کا؟

پھر جب کبھی ایسے لوگوں سے بات ہوتو کہتے ہیں جی تم مطلب نہیں سمجھے۔ ہاں ہاں جب قبر میں جائیں گے اور فرشتے گرزیں لے کر آجائیں گے تو وہ مطلب سمجھ بھی لیں گے سمجھا بھی لیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت ہی عطاء کرے۔ حسبنا الله ونعم الوکیل

اختیار ۲

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے قرآن مجید میں فرمایا: وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم . یعنی اے محبوب ہم نے قرآن پاک آپ کی طرف نازل کیا ہے۔ تاکہ آپ لوگوں کو فرمائیں کہ کیا حکم نازل ہوا ہے (قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اختیار اپنے حبیب کو دیا ہے)۔

مثال

ہم عرض کریں کہ یا اللہ تو نے قرآن مجید میں حکم دیا ہے ''واقیموا الصلاۃ'' اے بندو نماز قائم کرو، نمازیں پڑھو تو یا اللہ یہ

فرمایا جائے کہ روز کتنی نمازیں پڑھیں۔ تو جواب میں حکم ملے گا کہ یہ میرے حبیب سے پوچھو جس کو میں نے قرآن مجید بیان کرنے کا اختیار دیا ہے۔ پھر ہم عرض کریں کہ یا اللہ ہمیں یہ بتایا جائے کہ فجر کی کتنی رکعت پڑھیں، نماز ظہر کی کتنی اور عصر کی کتنی، مغرب کی کتنی، نماز عشاء کی کتنی رکعت پڑھیں تو فرمان جاری ہوگا کہ یہ میرے حبیب سے پوچھو جس کو میں نے قرآن بیان کرنے کا اختیار دیا ہے۔

پھر ہم عرض کریں یا اللہ تو نے ہمیں حکم دیا ہے **کتب علیکم الصیام** . اے بندو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں تو یا اللہ ہمیں بتایا جائے کہ روزہ کی حالت میں کس کام کرنے کی اجازت ہے اور کس کام کی ممانعت ہے؟ تو جواب ملے گا اے بندو یہ میرے حبیب سے پوچھو جس کو میں نے قرآن مجید بیان کرنے کا اختیار دیا ہے۔

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس مانزل الیھم . پھر ہم عرض کریں یا اللہ تو نے قرآن مجید میں حکم دیا ہے **وآتوالزکاۃ** اے بندو زکوٰۃ دو، یا اللہ ہمیں بتایا جائے کہ مال سے کتنی زکوٰۃ دیں

اور کتنے عرصے کے بعد دیں اور کس کو زکوٰۃ دیں کس کو نہ دیں۔تو فرمان جاری ہوگا اے بندو یہ میرے حبیب سے پوچھو جس کو میں نے قرآن بیان کرنے کا اختیار دیا ہے۔ پھر ہم عرض کریں یااللہ تو نے قرآن مجید میں حکم دیا ہے:وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا. یعنی بندوں میں سے اہل استطاعت پر حج فرض کیا گیا ہے۔تو ہم عرض کریں یااللہ ہمیں بتایا جائے کہ حج میں کیا کچھ کرنا ہے حج کیسے کرنا ہے اور کہاں کہاں جانا ہے۔تو جواب میں فرمایا جائے گا یہ میرے حبیب سے پوچھو جس کو میں نے قرآن بیان کرنے کا اختیار دیا ہے۔اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب اور سچے رسول بھی جانتے ہیں کہ قرآن مجید کے احکامات بیان کرنے کا اختیار اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہوا ہے۔ وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم . چنانچہ جب یہ آیت پاک وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا. نازل ہوئی۔

تو ایک صحابی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور عرض کیا أکل عام

یارسول اللہ ۔ یعنی یارسول اللہ کیا حج کرنا ہر سال فرض ہے یہ سن کر حبیب خدا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ اس صحابی نے پھر یہی سوال کیا تو سرکار رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے صحابی بار بار مت پوچھا کرو۔ کیونکہ تیرے پوچھنے پر اگر میری زبان پر نعم یعنی ہاں ہر سال حج فرض ہے جاری ہو جاتا تو حج ہر سال فرض ہو جاتا اور تم نہ کر سکتے۔ لو قلت نعم لو جبت ولما استطعتم . (رواہ احمد الترمذی وابن ماجہ، مشکوٰۃ شریف)

الحمد للہ رب العالمین اس حدیث پاک سے بھی روز روشن کی طرح عیاں ہوا کہ قرآن مجید کی توضیح وتشریح کا اختیار اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صاحب لولاک علیہ الصلاۃ والسلام کو عطا فرمایا ہے۔ اور جو لفظ مبارک ان کی زبان حق ترجمان سے نکلا وہ قانون بن گیا۔

اللھم صل وسلم وبارک علے النبی المختار سید الابرار وعلے آلہ واصحابہ الی یوم القرار.

اختیار ۳

پھر میرے مسلمان بھائی غور کریں کہ اس مختار نبی باعث ایجاد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے کیسا رفیع تر مقام عطا فرمایا اور کیسے کیسے شریعت مطہرہ میں اختیارات عطا فرمائے ہیں کہ ایمان والوں کے ایمان ان واقعات کو پڑھ کر چمک اُٹھتے ہیں اور چاند کی طرح منور ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو باادب رکھے۔

مسئلہ

اگر کوئی مسلمان رمضان المبارک کا روزہ رکھ کر توڑ دے تو اس پر روزے کا کفارہ واجب ہو جاتا ہے اور کفارہ یہ ہے کہ وہ غلام آزاد کرے اگر غلام آزاد نہیں کر سکتا تو وہ دو ماہ یعنی ساٹھ روزے پے در پے ﴿لگاتار﴾ رکھے کہ اگر درمیان میں ایک روزہ بھی رہ گیا تو نئے سرے سے ساٹھ روزے رکھے گا اور اگر روزے نہیں رکھ سکتا تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے کفارہ اتنا ہی ہے کوئی چوتھی چیز نہیں ہے۔

اختیار

لیکن اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اعظم نائب اکبر رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار

ایک شخص دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوا کہ یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا ہوں میں تباہ ہو گیا ہوں سرکار نے پوچھا کیا ہوا تو عرض کیا میں رمضان المبارک کا روزہ توڑ بیٹھا ہوں ۔ یہ سن کرامت کے والی شاہ کونین اور مختار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو غلام آزاد کر اس نے عرض کیا میرے پاس اس کی استطاعت نہیں ہے میں غلام آزاد نہیں کر سکتا اس پر رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو مہینے کے لگاتار روزے رکھ عرض کیا یا رسول اللہ میں روزے نہیں رکھ سکتا تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا یہ سن کر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ میں استطاعت نہیں کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤں ۞ کفارہ یہیں تک تھا ۞ تھوڑی دیر کے بعد

کسی نے کھجوریں دربارِ رسالت میں حاضر کیں تو رحمت والے نبی ﷺ نے اس روزہ توڑنے والے کو فرمایا یہ کھجوریں لے جا اور ان کو مدینہ پاک کے مسکینوں پر خیرات کر دے یہ دیکھ وہ مچل گیا اور عرض گزار ہوا یا رسول اللہ مدینہ منورہ میں مجھ سے کوئی زیادہ محتاج اور مسکین ہے ہی نہیں **فضحک النبی ﷺ حتی بدت نوا جذہ وقال اذھب فاطعمہ اھلک .** ﴿صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، دارقطنی، منیۃ اللبیب﴾

یعنی یہ سن کر کہ مجھ سے زیادہ غریب مدینہ منورہ میں کوئی ہے ہی نہیں سرکار ہنسے حتیٰ کہ اس رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک بھی ظاہر ہو گئے اور فرمایا چل جا تو یہ کھجوریں لے جا اور اپنے بال بچوں کو کھلا دے اہل وعیال کو کھلا دے تیرا کفارہ ادا ہو گیا ۔

فبدت نو اجذہ وقال اذھب فا طعمہ اھلک . ﴿صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن دارمی، سنن ابوداؤد، سنن ترمذی (منقول از فتاویٰ رضویہ جلد ۳۰)﴾

دارقطنی میں ہے **کلہ انت وعیا لک فقد کفر اللہ**

عنک. یعنی اس روزہ توڑنے والے ﴿رحمت والے مختار نبی کی رحمت پر مچلنے والے﴾ کو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کھجوریں لے جا اور تو اور تیرے بال بچے کھائیں اللہ تعالیٰ نے تیرا کفارہ قبول فرمالیا ہے۔

اور فقہ کی معتبر کتاب ہدایہ شریف میں ہے کل انت و عیاک تجزئک ولا تجزی احدابعدک. اے روزہ توڑنے والے لے جا تو اور تیرے بیوی بچے کھائیں یہ تیرا کفارہ ادا ہوگیا لیکن تیرے بعد کسی کے لئے یوں جائز نہیں ہے۔ اور سنن ابوداؤد میں ہے: انما کان ھٰذا رخصة له خاصة ولوان رجلا فعل ذالک الیوم لم یکن له بد من التکفیر.

﴿بحوالہ منیۃ اللبیب﴾

یعنی کفارہ بصورت انعام یہ صرف اُسی کے لئے خاص تھا لہٰذا اب اگر کوئی بھی مسلمان ایسا کرے گا تو شرعی کفارہ ادا کئے بغیر چارہ نہیں ہے۔

ڈرتھا کہ جرموں کی سزااب ہوگی یاروز جزا

دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

امتنان

کیوں مسلمان بھائیو مندرجہ بالا واقعہ پڑھ کر آپ کا ایمان جگمگایا یانہیں اگر دل خوش ہورہا ہے چہرے پرخوشی کے آثار نظر آرہے ہیں تو یقین جان لیں کہ آپ سچے پکے مومن ہیں آپ کا ٹھکانہ جنت ہے۔اور اگر آپ کا دل خوش نہیں ہوا بلکہ آپ کے چہرے پر تیور کے آثار نظر آنے لگے ہیں تو آپ منافق ہیں۔

اختیار ۴

حبیب خدا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کے دوران فرمان جاری کیا کہ حرم مکہ میں نہ تو کوئی شکار کیا جائے نہ کوئی درخت کاٹا جائے نہ کوئی بوٹی اُکھاڑی جائے یہ سنتے ہی سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا **الا الا ذخر.** یعنی یارسول اللہ اذخر بوٹی جو ہمارے سناروں کے کام آتی ہے اور ہم قبروں میں بھی استعمال کرتے ہیں۔اس کو مستثنیٰ فرمادیجئے یہ سنتے ہی اس اللہ تعالیٰ کے مختار نبی ﷺ نے فرمادیا **الا الا ذخر.** میں نے اس

حکم سے اذخر بوٹی کو مستثنیٰ کر دیا ہے۔

﴿صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابن ماجہ از منیۃ اللبیب﴾

اور میزان الشریعۃ الکبریٰ میں ہے **کا ن الحق تعالیٰ جعل له ﷺ ان یشرع من قبل نفسه ما شآ ء کما فی تحریم شجر مکة فان عمّه العبا س رضی الله عنه لما قال له یا رسول الله الا الا ذخر فقال ﷺ الا الا ذخرولو انّ الله لم یجعل له ان یشرع من قبل نفسه لم یتجر ﷺ ان یستثنیٰ شیئا مما حرمه الله تعالیٰ.** ﴿منیۃ اللبیب﴾

یعنی سیدنا امام عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے اپنے حبیب لبیب رحمت کائنات ﷺ کو یہ اختیار دیا ہوا ہے کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرمادیں جیسے کہ حرم مکہ کی نباتات کے متعلق جب سید العالمین ﷺ نے فرمایا کہ یہ حرم مکہ ہے اس میں نہ تو کوئی درخت کاٹے جائیں نہ خودرو بوٹیاں کاٹی جائیں تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے فوراً عرض کر دیا **الا الا ذخر** . یارسول اللہ اس اذخر بوٹی کو اس حکم سے مستثنیٰ کر دیں کیونکہ یہ سناروں کے کام آتی ہے نیز ہم اس کو

مرنے والوں کی قبروں میں بچھاتے ہیں یہ عرض سنتے ہی اللہ تعالیٰ کے مختار نبی ﷺ نے فرمایا **الا الا ذخر**. میں اس حکم سے اذخر بوٹی کو مستثنیٰ قرار دیتا ہوں اس کے کاٹنے (اُکھیڑنے) کی اجازت ہے۔

فرمایا امام عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ مرتبہ یہ مقام ﴿اختیار﴾ نہ دیا گیا ہوتا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ایسی جرأت ہرگز نہ فرماتے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے حرام کی اس سے کچھ مستثنیٰ فرمائیں۔

اے میرے مسلمان بھائی اے ایماندار تیرا دل باغ باغ ہوا یا کہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے اپنے حبیب رحمۃ للعالمین ﷺ کو دین کے کاموں میں مختار بنایا ہے اور یہ حدیث پاک صحیح بخاری، صحیح مسلم اور ابن ماجہ میں مذکور ہے۔

والحمد لله رب العالمين اللهم صل وسلم وبارك على نبيك المصطفىٰ وحبيبك المجتبىٰ وعلى اله واصحابه اجمعين.

نیز شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے اشعۃ اللمعات

میں فرمایا: آنحضرت رامے رسد کہ تخصیص کند بعض احکام را بہ بعض اشخاص واحکام مفوض بود بوے برقول صحیح۔ یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا اختیار ہے کہ بعض احکام کو بعض لوگوں کے ساتھ خاص فرمادیں۔

نیز شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے فرمایا:

مذہب مختار آنست کہ احکام مفوض است بحضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم بہ ہر کہ وبہ ہر چہ خواہد حکم کند یک فعل بر یکے حرام کند وبر دیگرے مباح گرداند وایں راامثلہ بسیار است کمالا یخفی علے المتتبع۔ حق جل وعلی پیدا کردہ وشریعتی نہادہ وہمہ برحبیب سپردہ است ﷺ۔ یعنی صحیح اور مختار مذہب یہی ہے کہ سارے حکم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہیں جس کو چاہیں جو چاہیں حکم فرمادیں ایک ہی کام کسی پر حرام قرار دے دیں اور وہی کام دوسرے کے لئے جائز قرار دے دیں اور اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں جیسے کہ تتبع کرنے والے پر پوشیدہ نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو پیدا کر کے شریعت بنا کر ساری کی ساری ان کے سپرد کر دی۔ ﴿مدارج النبوۃ﴾

اختیار ۵

ایک صحابی ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے وقت سے پہلے قربانی کر لی پھر

ان کو پتہ چلا کہ وقت سے پہلے قربانی جائز نہیں ہے اگر کسی نے وقت سے پہلے قربانی کر لی تو دوسری قربانی واجب ہو جاتی ہے پھر جب حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ یہ قربانی چونکہ وقت سے پہلے ہو گئی ہے یہ قربانی جائز نہیں ہوئی وہ فوراً دربار رسالت میں حاضر ہو گئے اور عرض گذار ہوئے یارسول اللہ میں وقت سے پہلے قربانی کر چکا ہوں میرے لئے کیا حکم ہے فرمان جاری ہوا کہ دوسری قربانی دے عرض کیا یارسول اللہ میرے پاس ایک شش ماہا یعنی چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے ﴿اور شریعت میں قربانی کے لئے بکرے کی عمر ایک سال ہے اس سے ایک دن بھی کم ہو تو قربانی جائز نہیں﴾ حضرت ابو بردہ کی عرض سن کر اس مختار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا تو اسی بکری کے چھ ماہا بچے کی قربانی کر دے اور یہ تیرے لئے جائز ہے کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے۔ ﴿صحیح بخاری از منیۃ اللبیب﴾

والحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على حبيبه ونبيه ورسوله وعلى آله واصحابه اجمعين الى يوم الدين.

اسی لئے ائمہ کرام فقہاء عظام نے باب باندھ کر اس اختیار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان فرمایا ہے چنانچہ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: باب

اختصاصہ ﷺ بانہ یخص من شآء بما شآء من الاحکام . ﴿خصائص کبریٰ، فتاویٰ رضویہ﴾

باب اس بات کا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار نبی بنایا ہے اوران کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ دین کے کاموں میں جو چاہیں خاص کردیں

اورارشادالساری شرح صحیح بخاری میں ہے اذکان لہ ﷺ ان یخص من شآء من الاحکام . ﴿فتاویٰ رضویہ﴾

یعنی حبیب خداسیدانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کواس بات کا اختیار دیا گیا کہ وہ دین کے احکام میں سے جوچاہیں خاص کردیں۔

اللھم صل وسلم وبارک علیٰ حبیبک الکریم رحمة للعالمین وعلے الہ واصحابہ اجمعین.

نیز اس واقعہ سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدے میں حبیب خداسیدانبیاء ﷺ شریعت مطہرہ اوردین کے کاموں میں مختار نبی ہیں اگرصحابہ کرام کا یہ عقیدہ نہ ہوتا تو حضرت سیدنا عباس صحابی رضی اللہ عنہ نے جب عرض کیا تھا الا الا ذخر

یارسول اللہ اذخر بوٹی کو مستثنیٰ کر دیجئے تو دوسرے صحابہ کرام فوراً کہتے اے عباس! جب اللہ تعالیٰ کے نبی نے رب تعالیٰ کا فرمان سنا دیا ہے تو آپ نے اذخر بوٹی کے کاٹنے کے جواز کا کیوں سوال کیا ہے بلکہ جب کسی صحابی نے انکار نہیں کیا تو ثابت ہو گیا کہ اس مسئلہ میں سب کا اجماع سکوتی ہو گیا ہے۔

﴿تنبیہ﴾ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے کہ میری امت کے تہتر ﴿۷۳﴾ فرقے ہوں گے ان میں سے صرف ایک گروہ جنتی ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ وہ جنتی گروہ کون سا ہے تو سرکار نے فرمایا: ما انا علیہ واصحابی. یعنی جنتی گروہ وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ کرام کے طریقے پر ہوگا اور مذکورہ بالا واقعہ سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ صحابہ کرام کی طرح حبیب خدا سید انبیاء کو مختار ماننے والا گروہ ہی جنتی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے عقائد ونظریات کے مطابق عقیدہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ﴿آمین﴾

تقویۃ الایمان کا دوسرا قول کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں

ہوتا۔ **العیاذ باللہ العظیم العیاذ باللہ العظیم**

اس کے متعلق کتاب "دوجہاں کی نعمتیں" ایمان کی نظر سے پڑھ کر دیکھو۔ اگر دل میں ایمان کی رمق باقی ہوئی۔ تو روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا۔ کہ رسول اکرم حبیب محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے سے کیا کچھ نہیں ہوتا۔

پھر یہ کہ حبیب خدا سید الوریٰ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں اور نیاز مندوں کے چاہنے سے ایسے ایسے کام ہو جاتے ہیں کہ انسانی عقل محو حیرت ہے۔ ان میں سے کچھ تحریر کئے جاتے ہیں کہ شائد ان واقعات کو پڑھ کر کسی کی قسمت سنور جائے اور وہ دوزخ سے بچ کر جنتی بن جائے۔ **اقول وباللہ التوفیق**

۱

سیدنا غوث اعظم محبوب سبحانی غوث صمدانی قدس سرہ' اپنے مدرسہ میں جلوہ افروز تھے کہ اچانک آپ نے ایک چیخ ماری اور اپنی

کھڑائیں (جوتا مبارک) ہوا میں پھینک دیئے ایک مہینہ گذرا تو کچھ لوگ تحفہ تحائف لے کر دربار غوثیت میں حاضر ہوئے۔لوگوں کے پوچھنے پرانہوں نے بتایا کہ ہم تاجر لوگ ہیں ہمارا تجارتی قافلہ جارہا تھا کہ ڈاکو آگئے جن کے دوسردار تھے تو ہم نے وہیں سے سیدنا غوث اعظم کو یاد کیا پھر ہم نے ایک چیخ سنی اور دیکھا کہ ڈاکوؤں کے دونوں سرداروں کے سروں پر کھڑائیں لگ رہی ہیں اور وہ دونوں مر گئے۔اور باقی ڈاکو بھاگ گئے اور ہم صحیح سلامت بچ گئے۔﴿سیرت غوث اعظم﴾

۲

کانپور میں ایک مالدار تاجر تھا جس کا ایک ہی (اکلوتا) بیٹا تھا کسی بات پر باپ نے اس کی سرزنش کی تو چونکہ وہ بیٹا ناز ونعمت میں پلا ہوا تھا وہ باپ کی سرزنش برداشت نہ کرسکا۔کچھ پیسے لئے اور چپ کر کے گھر سے نکلا اور کلکتہ پہنچ گیا۔ادھر باپ کا چونکہ وہ اکلوتا بیٹا تھا باپ بہت پریشان ہوا اور شہر بشہر تلاش کرنا شروع کردیا۔

کرتے کرتے وہ امرتسر پہنچ گیا وہاں اس کا ایک دوست تھا اس کے
ہاں پہنچا۔ اس دوست نے جب یہ واقعہ سنا تو بولا صاحب یہ کون سی
بات ہے۔ آپ شرقپور شریف جائیں آپ کا کام ہو جائے گا۔ اس
نے پوچھا وہاں کون ہے تو دوست نے بتایا کہ وہاں شیر ربانی میاں
شیر محمد صاحب ہیں ان کے ہاں جاؤ۔ وہ کانپور والا دوست نماز فجر کے
بعد لاہور پہنچا اور سرکار داتا گنج بخش قدس سرہٗ کے دربار حاضری دی
اور جب دعاء مانگنے لگا تو زاری شروع ہو گئی (رونا شروع کر دیا) اور
سرکار میاں صاحب شرقپوری وہیں موجود تھے اس کو دیکھ کر فرمایا
''بیلیا کی گل اے سانو رونا آوندا ای نئیں تے توں روئی لگا جانا ایں''
یہ سن کر وہ بولا میرا بیٹا گم ہو گیا ہے۔ آپ نے پوچھا اب کیا پروگرام
ہے وہ بولا شرقپور شریف جاؤں گا آپ نے پوچھا وہاں کون ہے تو اس
نے کہا وہاں میاں صاحب شرقپوری ہیں ان کی خدمت میں جاؤں گا
یہ سن کر میاں صاحب نے فرمایا اس کے پاس نہ جانا وہ تو ٹھگ
ہے۔ یہ سن کر وہ سوچنے لگا کہ شائد یہ شخص ان کا مخالف ہو۔ جب وہ

شرقپور شریف پہنچا اور سرکار میاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو حیران رہ گیا کہ یہ تو وہی ہیں جو لاہور ملے تھے ۔ ملاقات ہوئی تو میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا'' آ گئے ہونا باز نہیں آیا نا'' یہ سن کر اس نے رونا شروع کر دیا فرمایا چل چپ کر۔ حافظ جی انہیں کھانا کھلاؤ جب اس نے کھانا کھالیا تو فرمایا چلو بھئی مسجد میں چل کر نماز ادا کریں اور اس کو فرمایا واپس آ کر اسی بیٹھک میں بیٹھ جائیں ۔ ادھر خادم کو فرمایا جب یہ آئے اسے اندر آنے سے نہیں روکنا۔ اور جب وہ واپس آیا اور بیٹھک کی کنڈی کھول کر اندر گیا تو اس کا بیٹا اندر بیٹھا ہوا تھا ملاقات کے بعد بیٹے نے پوچھا ابا ہم کہاں ہیں باپ نے کہا ہم ایک ولی اللہ کے ہاں ہیں باپ نے پوچھا تو کہاں تھا تو بیٹے نے بتایا کہ میں کلکتہ میں ایک دُکان پر بیٹھا تھا وہاں مجھے اونگھ آئی جب آنکھیں کھولیں تو یہاں موجود ہوں ۔ اتنے میں سرکار میاں صاحب تشریف لائے اور فرمایا بیٹا مل گیا نا۔ باپ قدم بوسی کے لئے لپکا تو سرکار نے فرمایا اسی وقت چلے جاؤ اور کسی کے سامنے یہ راز فاش نہ کرنا وہ

دونوں دعائیں دیتے ہوئے روانہ ہوگئے۔

(کتاب تذکرہ اولیائے نقشبند)

۳

حضرت شیخ مولانا محمد اسماعیل المعروف وڈے میاں صاحب لاہور تشریف لائے دربار داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری دی پھر باغبانپورہ گئے اور وہاں مدرسہ کھول لیا۔ کچھ عرصہ کے بعد محلے کا ایک آدمی روتا ہوا آیا اور عرض گزار ہوا کہ حضور کل میری شادی ہوئی ہے۔ میری بیوی حافظہ قرآن ہے اور میں نے تو ناظرہ بھی نہیں پڑھا۔ رات میں اس کے پاس گیا تو اس نے کہا پہلے قرآن مجید یاد کر کے آؤ ورنہ میرے قریب نہیں آنا۔ حضرت وڈے میاں صاحب نے فرمایا آجایا کرو ہم کوشش کریں گے تم جلدی حفظ کر لو وہ بہت رویا کہ سرکار اس عمر میں کیسے قرآن مجید یاد ہوگا۔ اس کی زاری اور رونے پر سرکار کو ترس آگیا اور فرمایا کل فجر کی نماز میرے پیچھے (میری اقتداء) میں پڑھنا

اور دائیں طرف صف میں کھڑا ہونا۔ وہ نماز سے پہلے دائیں طرف کھڑا ہوا۔ نماز کے بعد جب سرکار وڈے میاں صاحب نے دائیں سلام پھیرا تو دائیں طرف والے (ان پڑھ لوگ بھی) سارے کے سارے حافظ قرآن ہو گئے اور جب بائیں طرف سلام پھیرا تو سارے نمازی ناظرہ خواں بن گئے۔ ﴿علماء ہند کا شاندار ماضی﴾

۴

حضرت شیخ ابو حربہ رحمۃ اللہ علیہ کی کرامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے عزیز شیخ ابراہیم بہت زیادہ بیمار ہو گئے یہاں تک کہ زندگی سے مایوسی ہو گئی تو فقیہ محمد اور ان کے متوسلین ان کی (شیخ ابراہیم) کی موت کے وقت پر حاضر ہونے کے لئے حاضر ہو گئے تو مجمع میں سے کسی نے حضرت فقیہ محمد سے کہا اگر ان کو کچھ مہلت لے دیتے تو اچھا تھا یہ سن کر ان پر ایک حال طاری ہوا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئے پھر افاقہ ہوا تو فرمایا میں نے ان (شیخ ابراہیم) کو

دس سال کی مہلت لے دی ہے۔ پھر شیخ ابراہیم تندرست ہو گئے اور دس سال زندہ رہے اوران دس سالوں میں ان کے ہاں اولاد بھی ہوئی جو کہ دس سالہ اولاد کہلاتی تھی۔

﴿جمال الاولیاء مصنفہ علامہ اشرف علی تھانوی﴾

۵

حضرت شربینی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے بیمار ہوئے اور بہت کمزور ہو گئے اور موت کے قریب پہنچ گئے اور حضرت عزرائیل علیہ السلام جان قبض کرنے کے لئے آ گئے تو خواجہ شربینی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عزرائیل علیہ السلام سے فرمایا اپنے رب کی طرف لوٹ جاؤ اور اس سے رجوع کرو کیونکہ یہ معاملہ (جان قبض کرنے کا) منسوخ ہو گیا ہے۔ چنانچہ حضرت عزرائیل علیہ السلام واپس چلے گئے اور بیٹا میاں احمد تندرست ہو گئے اور اس کے بعد تیس (۳۰) سال تک زندہ رہے۔ ﴿جمال الاولیاء مصنفہ اشرف علی تھانوی﴾

۸

حضرت خواجہ شربینی رحمۃ اللہ علیہ اپنی لاٹھی کو فرماتے کہ تو ایک بہادر انسان کی صورت ہو جا تو وہ فوراً انسانی صورت میں ہو جاتی آپ اس کو اپنے کاموں کے لئے بھیج دیتے بعد میں پھر وہ لاٹھی بن جاتی۔

﴿جمال الاولیاء مصنفہ علامہ تھانوی﴾

۷

حضرت خواجہ شربینی رحمۃ اللہ علیہ جب دریا عبور کرنا چاہتے اور ملاح کرایہ مانگتا تو ملاح سے فرماتے ہمیں اللہ کے واسطے کشتی پر سوار کر کے پار کر دے ایک دن اس ملاح نے انکار کر دیا اور کہا تمہارے اس ظلم نے تو ہمیں تنگ کر دیا ہے تو حضرت شیخ شربینی نے کہا سبحان اللہ اور لوٹے کو جھکایا تو دریا کا سارا پانی اس لوٹے میں لے لیا۔ یہاں تک کہ کشتی خشکی پر کھڑی ہوگئی ملاح نے توبہ کی اور معافی

چاہی تو آپ نے لوٹا اُلٹا دیا اور تمام پانی دریا میں لوٹ آیا۔

﴿جمال الاولیاء مصنفہ علامہ اشرف علی تھانوی﴾

۸

جب حضرت شیخ شربینی کو مہمانوں کیلئے کسی چیز کی ضرورت پڑتی شہد، دودھ وغیرہ کی تو آپ خادم سے فرماتے یہ لوٹا دریا سے بھر لاؤ وہ بھر لاتا تو اس میں سے شہد، دودھ وغیرہ جس چیز کی ضرورت ہوتی نکلتا۔ ﴿جمال الاولیاء مصنفہ علامہ اشرف علی تھانوی﴾

اس قسم کے بے شمار اور ان گنت واقعات کتابوں میں مذکور ہیں۔

یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

۹

شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کھیم کرن میں کسی عقیدت مند کے ہاں تشریف لے گئے اور وہ صاحب خانہ اپنے بیٹے کو پکڑ کر لے آیا اور عرض گزار ہوا حضور یہ میرا بیٹا گھڑی ساز

ہے مگر نماز نہیں پڑھتا اس کو سمجھائیں۔آپ نے اس سے پوچھا بیٹا تو نماز کیوں نہیں پڑھتا اس نے عرض کیا حضور دل ہی نماز کی طرف نہیں آتا۔آپ نے اس کے دل پر انگلی رکھ کر فرمایا ''دلا نماز پڑھا کر'' پھر کہاں رہی گھڑی سازی پھر وہ ساری ساری رات نماز ہی پڑھتا رہتا۔

عرض گذاشت

اے میرے عزیز اے مسلمان بھائی ان مذکورہ واقعات کو ایمان کی نظروں سے پڑھ اور پھر دل سے پوچھ کہ کیا یہ کہنا درست ہے کہ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

میری مسلمان بھائیوں سے اپیل ہے کہ خدارا ایسی کتابیں مت پڑھو جن کے پڑھنے سے دل میں عشق و محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمی آئے ورنہ قبر میں جا کر پچھتانے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

اے میرے مسلمان بھائی ذرا قبر وآخرت کو سامنے رکھ کر سوچ کہ سیدنا غوث اعظم سبحانی قدس سرہٗ نے اپنے جوتے مبارکہ ہوا میں پھینک کر مریدوں کو ڈاکوؤں سے بچا لیا۔ اور شیخ المشائخ سید معین الدین اجمیری قدس سرہٗ کے پیر ومرشد خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے تیس (۳۰) سالہ گم شدہ لڑکا ایک منٹ میں اس کے گھر پہنچا دیا۔

پھر کانپور کے گم شدہ بیٹے کو شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک آن کی آن میں کلکتہ سے شرقپور شریف بلا لیا۔ پھر وڈے میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دائیں طرف سلام پھیر کر سب نمازیوں کو حافظ قرآن بنا دیا۔

پھر حضرت شیخ ابوحربہ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ ابراہیم کو جانکنی کے وقت دس سال کی مہلت لے دی۔ پھر حضرت خواجہ شربینی نے ملک الموت علیہ السلام آئے ہوئے کو واپس بھیج کر بیٹے کو تیس سال عمر لے دی۔ پھر حضرت شیخ شربینی رحمۃ اللہ علیہ نے لوٹے میں سارا دریا بند کر دیا۔ پھر شیخ شربینی خادم کو فرماتے یہ لوٹا دریا سے بھر لاؤ اور اس

میں سے جو چاہتے نکلتا۔ اور پھر شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مرید کے بیٹے گھڑی ساز کو دل پر انگلی رکھ کر فرمایا "دلا نماز پڑھا کر" تو وہ سب کچھ چھوڑ کر ہمیشہ کا نمازی بن جائے۔ تو غور کر کہ جن کے صدقے ولی ولی بنیں، غوث غوث بنیں، ابدال ابدال بنیں، قطب قطب بنیں، اس ذات والا صفات کے متعلق یہ ہذیان الا پنا کہ رسول چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا اپنے ایمان سے پوچھ کر بتا کہ کیا یہ درست ہوسکتا ہے۔ اے میرے مسلمان بچ جا بچ جا۔ ورنہ قبر میں پچھتائے گا اور وہاں کا پچھتانا کسی کام نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ میرا آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ وھو حسبنا ونعم الوکیل .

دعاؤں کا محتاج

فقیر ابو سعید غفرلہٗ

اعلان

مندرجہ ذیل کتب

حضور فقیہ العصر دامت برکاتہم العالیہ کی مندرجہ ذیل کتب پڑھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں۔

آبِ کوثر	جمالِ مصطفیٰ ﷺ	بے ادبی کا وبال	عشقِ مصطفیٰ ﷺ	نظرِ بد	دو جہاں کی نعمتیں
عذابِ الٰہی کے محرکات	مستقبل	شفاعت	اُمت کی خیر خواہی	صراطِ مستقیم	
اسلام میں شراب کی حیثیت	فیضانِ نظر	عظمت نام مصطفیٰ ﷺ	عورت کا مقام	سنت مصطفیٰ ﷺ	
حقوق العباد	شیطان کے ہتھکنڈے	انتباہ	میلاد سید المرسلین ﷺ	شانِ محبوبی کے پھول	

دکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیئے اس نمبر پر SMS کریں 0324-9101192

یا ہماری ویب سائٹ کے ذریعے Online جمع کروائیے www.tablighulislam.com

---

ضروری گزارش یہ رسالہ پڑھ کر خیر خواہی کی نیت سے کسی دوسرے تک پہنچا دیں اور اپنے تاثرات بذریعہ ای میل یا خط ہمیں ارسال فرمائیں اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے آب کوثر اور دیگر رسائل تقسیم کرنے کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

انتباہ مکتبہ سلطانیہ محمد پورہ اور مکتبہ صبح نور پیپلز کالونی فیصل آباد کے علاوہ کوئی فرد یا ادارہ اس اشاعت کی قیمت وصول کرنے کا مجاز نہیں ہے اگر کسی کو اس کا مرتکب پائیں تو اس کی اطلاع ہمارے مرکزی دفتر میں ضرور کریں۔

ناشر
تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)
سیکنڈ فلور بی ہی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد
فون: 2602292-41-92+ www.tablighulislam.com

Ahmad Graphics 0345-0734317